

یہ خشن دستار فضیلت مولانا محمد سلمان رضا خاں سلیم
سید حسن، حسنین اور سبطین ان سب کو مبارک ہو
کہ ان کے شاہزادے کی فراغت ہو نیوالی ہے

فضیلت علم

حسب فرمائش

حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی مظفر پوری

اننا قلم

صاحبزادہ محمد عسجد رضا خاں قادری

تعارف

خاندان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے گل رعنا، بلند اقبال، عالی ہمت و جاہ ،
 محب گرامی حضرت مولانا جنید رضا خاں عرف سلمان میاں گلشن حسن کے چمکتے ہوئے
 بھول اور آسمان حسنین کے چمکتے ہوئے ستارہ ہیں۔ موصوف کی خاندانی شرافت
 بزرگی اور فضیلت کس پر عیاں نہیں۔ جس کے علم و فضل کا ٹپکاش جہاں عالم میں بج رہا ہے
 جہاں سے فیضیافت سارا زمانہ ہے۔ امام احمد رضا کا وہ مبارک آستانہ ہے
 سلمان میاں ۱۹۶۷ء محلہ کانکر ٹولہ بریلی شریف میں تولد ہوئے اور ۱۹۸۵ء
 ۱۹۹۲ء تک جامعہ نوریہ رضویہ کے دبستان علم سے خوشہ چینی کرتے رہے
 قال اللہ وقال الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداؤں میں پرورش
 پائی، موصوف کی نشوونما ایک علمی، ادبی اور مذہبی ماحول میں ہوئی۔
 تقریباً دس سال کی محنت شاقہ رنگ لائی اور آج اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان
 ہے کہ ان کے سر پر نیابت رسول کریم کا مبارک تاج رکھا جا رہا ہے۔
 ہم موصوف کو اور ان کے والدین کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد
 پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ یہ اعلیٰ حضرت کا
 چمن شب و روز اپنی باغ و بہاری دکھلاتا رہے۔ موصوف کے علم و عمل
 اور اشاعت دین میں برق رفتاری عطا کرے (آمین)

محمد شہاب الدین رضوی اختر
 مدیر ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف

الحمد لله الذي فضل العلمين على الجاهلين والصلوة على النبي
سيد المرسلين والسلام على ابي حنيفة امام المجتهدين وعلى من ورثهم لا
سيما على الامام احمد رضا فخر مجددين وابنه اطفى الاعظم الفقيه في
الدين وعلينا معهم برحمتك يا ارحم الراحمين آمين بحق طه وليسين
اما بعد: فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم
هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون صدق الله مولينا العظيم
وبلغنا رسوله النبي الكريم ونحن على ذلك لمن الشاهدين والشاكرين
والحمد لله رب العلمين.

رضينا قسمة الجبار فينا لنا علم وللجهال مال

ليس الجاهل بالثواب تزيينا. ان الجمال جمال العلم والادب
حضرات گرامی! قرآن کریم نے سات چیزوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ
وہ آپس میں برابر نہیں۔ جاہل عالم کے برابر نہیں، خبیث اور طیب برابر نہیں
جنتی اور دوزخی برابر نہیں، اندھا اور انکھیا برابر نہیں، روشنی اور تاریکی، گرمی اور
سردی برابر نہیں، زندے اور مردے برابر نہیں۔ اس آیت کریمہ میں ایک حنا
علم اور بے علم آپس میں برابر نہیں ہیں۔ فرمایا گیا۔ اسی مضمون کی آیت کریمہ
کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے۔ پہلے یہ دیکھا جائے کہ علم کا معنی اور اس
کی تعریف کیا ہے۔ العالم، دانش یعنی جاننا اس کا مقابل الجہل نادانستن
نہ جاننا۔ یہ جاننا بھی ایک اہم چیز ہے۔ مثال کے طور پر ایک ڈھائی تین
سال کا بچہ ہے جس کے سامنے آپ ایک بکری لاتے۔ وہ بچہ اس بکری
سے کھیلنا شروع کر دیگا۔ کبھی اس کی ٹانگ پکڑے گا تو کبھی اس کے کان۔

اب آپ بکری ہٹا کر اس کی جگہ ایک شیر لے آئے۔ خیر سے شیر نے جب تک اسے چیرا پھاڑا نہ ہو اس وقت تک وہ بچہ اس کے ساتھ ہی کھیلنا چاہتا کیونکہ وہ بکری اور شیر کے فرق کو نہیں جانتا۔ وہ لاعلم ہے۔ اس لاعلمی کے نتیجہ میں اسے اپنی جان ہلاک کرنے میں کوئی دریغ نہ ہو گا اور جب اس نے یہ جان لیا کہ یہ بکری جو دودھ دیتی ہے جس سے ہمیں فائدہ ہے۔ اور وہ شیر جو آدمی کو پھاڑ ڈالتا ہے جس سے ہمیں نقصان ہے۔ تو وہ اس سے بچے گا۔

مگر جناب یہ تفاوت کیوں ہو اصراف علم کی بنیاد پر۔ جب صاحب علم ہوا تو ان نقصان دہ چیزوں سے بچے گا۔ اسے تمیز ہونی کہ یہ مضر ہے مفید و کارآمد چیز حاصل کرنے لگا۔ اسے قدر معلوم ہو گئی کہ یہ سود مند اور نفع بخش ہے اتنا بڑا فرق صرف علم نے پیدا کیا۔ اب آپ کائنات کی عام چیزوں کا جائزہ لیں ہر شخص علم کی بنیاد پر فائدہ اور لاعلمی کی بنیاد پر نقصان اٹھاتا ہوا نظر آئے گا۔ یہ تو محض علم کے لغوی معنی پر گفتگو تھی اب آئیے اس کی تعریف بھی گوش گزار فرمائیے اگرچہ اس کی تعریف میں فلاسفہ اور مناطقہ خود الجھ گئے اور علم کی صحیح تعریف نہ کر سکے۔ ارباب علم و دانش خاص توجہ فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فلاسفہ نے جو کہا کہ علم نام صورت حاصلہ عند العقل کلہ غلط ہے۔ ان سفہائے اصل و فرع میں تمیز نہ کیا۔ علم سے ہمارے ذہن میں معلوم کی صورت حاصل ہوتی ہے نہ کہ حصول صورت سے علم یا علم وہ نور ہے جو شے اس کے دائرہ میں آگئی۔ منکشف ہو گئی۔ اور جو شے اس سے متعلق ہو گئی وہ شے ہمارے ذہن میں مرتسم ہو گئی۔

حضرات گرامی! علم انبیاء کی وراثت ہے، جہل فرعون کی وراثت ہے

علم آفاقی ہے، جہل غلامی۔ علم رضائے الہی کا سبب ہے، جہل اس کا غضب۔
 علم نور ہے جہل تاریکی ہے۔ علم ہی سے بندہ رب کو پہچانتا ہے۔ انما یخشی اللہ
 من عبادہ العلماء۔ علم ہی کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام سجد و ملائک بنے۔

و علم آدم الاسماء کلھا۔ الغرض علم خوبی ہے جہل عیب ہے، یہ علم ہی کی برکت
 ہے کہ دس سالہ گھر کا تھکا ماندہ مسافر جب منزل مقصود کو پہونچا تو وہ آج
 اس لائق ہوا کہ آپ کے سامنے لب کشائی کی جرات و جسارت کر رہا ہے
 آج کے اس جشن سعید میں جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔ کیونکہ میں نے زندگی کا
 مقصود و مراد پالیا ہے۔ یہی وہ شرف ہے جس کے باعث حضرت آدم
 علیہ السلام کو خلافت الہیہ کا تاج زریں عطا کیا گیا۔ ورنہ عبادت و اطاعت میں
 ملائکہ کچھ کم نہ تھے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک
 مگر جب رب علام نے و علم آدم الاسماء کلھا۔ یعنی آدم علیہ السلام کو تمام مسمیات
 کے علوم عطا فرما کر فرشتوں سے فرمایا۔ انبیؤنی باسماءھوء لاء تو معذرت کے
 ساتھ فرشتے یوں عرض گزار ہوئے۔ سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک
 انت العلیم الحکیم۔ معلوم یہ ہوا، پتہ یہ چلا کہ حضرت آدم صغی اللہ کو جو برتری
 ملی وہ صرف اور صرف علم کی بنیاد پر۔ لہذا خلافت و نیابت کا سبب عبادت
 نہیں بلکہ علم بنا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ علم دین بذات خود ایک عبادت ہے۔
 اگر کوئی شخص تحصیل علم کرے تو گویا اس نے عبادت کے طریقے بھی معلوم کر
 لئے اس نے معرفت الہی کا زینہ بھی پالیا۔

پتے علم چوں شمع باید گداخت کہ بے علم تنواں خدا را شناخت
 یوں تو فضائل علم میں بہت سی احادیث آئی ہیں۔ لیکن قلت وقت کو
 مد نظر رکھتے ہوئے چند احادیث ملاحظہ ہوں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ اذامات

الانسان الفقطع عند عملہ الامن ثلاثیا الامن صدقة جاريت
او علم ينفع به او ولد صالح يد عوله۔ یعنی جب انسان مرنے کو
اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے یا تو صدقہ
جاریہ یا ایسا علم جس سے دوسرا نفع حاصل کر سکتا ہو، یا نیک اولاد جو والدین
کے لئے دعائے خیر کرے۔ اس حدیث سے بات بالکل واضح ہو گئی کہ
مرنے کے بعد انسان کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ ان تینوں میں
سے اگر کوئی ایک چھوڑ گیا ہو تو قیامت تک اس کے عمل کا ثواب اس کے
نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

اسی میں سے ایک علم ہے کہ جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو
سکھایا یعنی شاگرد بنائے۔ تو صاحب علم اگرچہ مر چکا لیکن اس کے شاگرد سے
دوسروں کو نفع پہنچ رہا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس شاگرد در شاگرد۔ تو
جب تک اس کے علم کا اثر باقی رہے گا اس کا اجر و ثواب ہر ایک استاد
کو ملتا رہے گا۔ سبحن اللہ سبحن اللہ کیا مبارک عمل ہے۔ یہاں یہ بات بھی
قابل غور ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انقطاع عمل سے علم وغیرہ
کا استثنیٰ فرمایا ہے اور کیوں نہ ہو یہی تو عمل کی بنیاد ہے کہ۔
علم ہی جب نہیں تجھیں تو عمل کیا ہوگا؟ جس خیاباں میں شجر ہی نہیں تو پھل کیا ہوگا
اسی لئے تو سرکار مدینۃ العلوم نے ارشاد فرمایا۔

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔ یعنی
ایک عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ کڑا ہے۔ کیوں۔ اس لئے
کہ بے علم عابد ہر وقت شیطان کے ترغیب میں ہے ممکن ہے کہ وہ شیطانی
دھوکہ سے برائی کو اچھائی، کفر کو ایمان، اور گناہوں کو عبادت سمجھ لے

مگر عالم بفضلہ تعالیٰ اچھے بُرے میں تمیز کر سکتا ہے۔ علم شیطان سے بچنے کا
بڑا ذریعہ ہے۔

نیز ارشاد فرمایا۔ فضل العالم علی العابد کفضل علی ادناکم
یعنی عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔
اس حدیث کی توضیح علماء یوں فرماتے ہیں کہ یہ تشبیہ بیان نوعیت کے
لئے ہے نہ کہ بیان مقدار کے لئے یعنی جس قسم کی بزرگی مجھ کو تمام مسلمانوں پر
حاصل ہے ویسے ہی عالم کو جاہل پر۔ بلکہ عابد جاہل پر آج سکندر کو کسی خطہ
پر ملکی بزرگی نہیں۔ مگر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام مقلدین پر
بے پناہ عظمت اب بھی حاصل ہے۔

المختصر یہ سب فضیلتیں محض علم کی بنیاد پر ہیں وہی شخص جب تک
لاعلم ہے کوئی فضیلت نہیں۔ اور جب صاحب علم ہو تو اتنے سارے
فضائل کا جامع ہو گیا جتنی کہ نیابت و وراثت انبیاء بلکہ سید الانبیاء کا وارث
و نائب بن گیا۔ ارشاد ہوتا ہے العلماء ورثۃ الانبیاء۔ یعنی علماء
نبیوں کے وارث ہیں۔ کوئی فرعون کا وارث تو کوئی قارون کا مگر عالم تنہا
سارے انبیاء کا وارث۔ کیونکہ حضور تمام نبیوں کی صفات کے جامع ہیں۔ آئینہ
خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔ لہذا علماء تمام انبیاء کے وارث، و ذالک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء۔ یہ ہے علم کا فائدہ۔ علم سے انبیاء کرام کو بے شمار فائدے ہوئے
خاص کر سات پیغمبروں کو علم ہی کی بدولت حضرت آدم سجود ملائکہ سے بچے جیسا کہ
میں عرض کر چکا ہوں۔ علم ہی نے حضرت خضر کو موسیٰ علیہ السلام کی استادی عطا
فرمائی۔ علم ہی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلقیس جیسی صاحب مال اور صاحب
تخت و تاج اور ملکہ حسن و جمال بیوی عطا کی، علم ہی نے حضرت یوسف علیہ السلام

کو قید سے نکال کر تخت و تاج شاہی عطا کیا، علم ہی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو باشا
دی، علم ہی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں سے تہمت دور کرائی۔ اور سید الانبیاء
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خلافت الہیہ اور شفاعت کبریٰ کا سہرا باندھا۔
اب بطور تنزیل فقہ کا ایک مسئلہ بھی سماعت فرماتے چلیں، کلب معلم یعنی تعلیم
یافتہ کتے کا شکار بھی حلال ہے۔ یہ علم ہی کی برکت ہے۔ معلم کائنات نے ارشاد فرمایا۔
اعلم عالماً او متعلماً او مستمعاً او محباً و اتکن الخ اس فتھلک۔ یعنی صبح کر اس حال میں کہ
تو خود عالم ہے یا علم سیکھتا ہے یا علم کی باتیں سنتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ کہ تو عالم سے
محبت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

فقیہ ابواللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عالم کی صحبت میں
حاضر ہونے سے سات فائدے ہیں۔ خواہ وہ اس سے علم حاصل کرے یا نہ کرے ایک یہ کہ وہ
شخص طالب علموں کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔ دوسرے کہ جس وقت یہ اپنے
گھر سے طلب علم کی نیت سے نکلتا ہے ہر قدم پر نیکی پاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جب تک
وہ اس مجلس میں بیٹھا رہے گا گناہوں سے بچتا رہے گا۔ چوتھا یہ کہ یہ علم کا ذکر سنتا ہے
جو کہ عبادت ہے۔ پانچواں یہ کہ جب کوئی مشکل مسئلہ سنتا ہے جو اس کی سمجھ میں نہیں
آیا تو وہ حق تعالیٰ کے نزدیک منکسر القلوب میں شمار کیا جاتا ہے۔ چھٹا یہ کہ علم کی
محفل میں رحمت الہی نازل ہوتی جس میں یہ بھی شریک ہو جاتا ہے۔ ساتواں یہ کہ اس
کے دل میں علم کی عزت اور جہالت سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔
حضرات یہ علم کے مختصر فضائل آپ کو پڑھنا آپ کے لئے سود مند ثابت ہو گا